السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرات قرآن مجید کے فوراً بعد اجتماعی صورت میں دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے مثلاًایک شخص دعا کرے اور باقی لوگ آمین کہیں اوراسی طرح کسی بھی انقطاع کے بغیر ہر درس اور ہر وعظ کے فوراً بعد دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔اس طرح دعا کرنے والوں کا آیت کریمہ وَقالَ رَ‌بُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم سے استدلال ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ اذکاراورعبادات توفیقی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات صرف اسی طرح کی جائے'جس طرح حکم شریعت ہے۔اسی طرح ان کے اطلاق'وقت کی پابندی'کیفیت اور تعداد کے سلسلہ میں بھی حکم الٰہی کی پابندی از بس ضروری ہے۔یعنی اذکار'دعاؤں اور دیگر تمام عبادات کے سلسلے میں یہ دیکھا جائے گا کہ انھیں شریعت نے مطلقاً ادا کرنے کی اجازت دی ہے یاانہیں وقت'عدد'جگہ یا کیفیت کی کسی پابندی کے ساتھ مقید کیا ہے۔اگر مقید کیا ہے توہمیں اس کی پابندی کرنا پڑے گی اوراگر مقید نہیں کیا توہمارے لیے ازخود کسی خاص کیفیت یاوقت یا تعداد کی پابندی عائد کرلینا جائز نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں ہمیں بھی اس طرح مطلقاً ادا کرنے کی اجازت دی ہے یاانہیں وقت عدد'جگہ یا کیفیت کی کسی پابندی کے ساتھ مقید کیا ہے۔اگر مقید کیا ہے تو ہمیں اس کی پابندی کرنا پڑے گی اوراگر مقید نہیں کیا توہمارے لیے ازخود کسی خاص کیفیت یاوقت یا تعداد کی پابندی عائد کرلینا جائز نہیں ہے بلکہ اس سلسلہ میں ہمیں بھی اس عبادت کواس طرح مطلقاً کرنا ہوگا'جس طرح اس کے بارے میں حکم شریعت وارد ہے اورجس عبادت کےلیے وقت'تعداد'جگہ یا کیفیت کی پابندی قولی یا عملی دلائل سے ثابت ہو توہم اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی طرح کریں گے'جس طرح کہ وہ شرعاًثابت ہے۔

اس اصول کے بعد یاد رکھیے کہ) نبی ﷺ سے قولاً یا فعلاً یا تقریراًفرض نمازوں کے بعد'قرات قرآن کے فوراًبعد یا ہر درس کے بعد اجتماعی طورپر دعا کریں۔یہ طریقہ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت) نہیں ہے'لہذا جو شخص فرض نمازوں کے بعد یا ہر قراءت قرآن کے بعد یا ہر درس کے بعد اجتماعی دعا کی پابندی کرتا ہے تووہ بدعت کا ارتکاب کرتا اوردین میں ایک ایسی نئی چیز پیدا کرتا ہے جو دین میں سے نہیں ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

(من عمل عملاًليس عليه امرنا فهورد)) (صحيح مسلم' الاقضية' باب نقض الاحكام الباطلة' ح: ١٨/١٧١٨)

’’جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں ہے تووہ مردود ہے"

اورفرمایا:

(من احدث فى امرنا ماليس منه فهورد)) (صحيح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا على صلح جورفالصلح مردود' ح: ٢٦٩٧وصحيح مسلم' الاقضيه' باب نقض الاحكام الباطلة' ح: ١٨/١٧١٨واللفظ له))

’’جس نے ہمارے اس امر (شریعت) میں کوئی نئی بات پیدا کی جو اس میں سے نہ ہو تووہ مردود ہے۔‘‘

... جن لوگوں کو آپ نے نصیحت کی ہے اورانہوں نے ارشاد باری تعالیٰ وَقالَ رَ‌بُّكُمُ ادعونى أَستَجِب لَكُم

سے استدلال کرتے ہوئے (نصیحت ماننے سے) انکار کردیا ہے توان کےلیے اس آیت میں کوئی حجت اوردلیل نہیں ہے کیونکہ یہ استدلال ایک ایسی منطلق نص سے ہے'جس میں اس کیفیت کی تعین نہیں ہے'جس کی انہوں نے اپنی دعاؤں میں پابندی شروع کررکھی ہے اور مطلق کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ عمل اس کے اطلاق کے مطابق ہو'اس میں کسی مخصوص حالت کا التزام نہ کیا جائے۔اگر اس میں کسی مخصوص کیفیت کی پابندی لازم ہوتی تو نبی ﷺ ضرور اس کی پابندی فرماتے اورپھر آپ کے بعد آپؐ کے خلفاء بھی اس پابندی کا التزام فرماتے اور قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ یہ بات آپ سے اورآپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے قطعاًثابت نہیں ہے اور (یہ بات طے شدہ ہے کہ) ساری خیروبرکت رسول اللہ ﷺ کی سیرت کی اتباع اورپیروی میں ہے'جب کہ ساری کی ساری خرابی ان کی سیرت کی مخالفت اورانکی بدعات کی پیروی میں ہے'جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے:

(اياكم ومحدثات الامور' فان كل محدثة بدعة' وكل بدعة ضلالة)) (سنن ابى داوٗد' السنة' باب فى لزوم السنه' ح: ٤٦٧-وجامع الترمذي' ح: ٢٦٨٦))

’’نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ (دین میں ایجاد کی جانے والی) ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت (گمراہی) ہے۔‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص197

محدث فتویٰ